ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

اخلاقی اور روحانی بیماریوں کے نقصانات کا تحقیقی جائزہ

1. ڈاکٹر عبد الرحمن خالد مدنی، ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی فکر و تہذیب، یونیورسٹی آف منیجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور۔

2. عمارہ امین۔ ایم فل علوم اسلامیہ تخصص سیرت النبی ﷺ، شعبہ اسلامی فکر و تہذیب، یونیورسٹی آف منیجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور۔

ABSTRACT:

To purify our heart and soul it is must to know about our inner diseases and it should be very clear to us that how these diseases are harmful for us. Hypocrisy is forbidden in Islam and hypocrite person will be severly punished on judgement day. By love of this materialistic world we will be far away from the reality and deprived of the peace of heart and soul. Arrogance destroys our inner personality. Jealousy ruins ones character and jealous person will never satisfy from his life. Stingy is also disliked by Allah Almighty one must spent his money for the sake of Allah Almighty and also to fulfill his needs, if he will just collect the money so the day will come, he will pass away from this world and his money will not be beneficial for him. All such kind of moral and inner diseases harm ones spirituality and his moral character.

نفاق کے نقصانات:

نفاق ایک ایسی بیماری ہے جو اس کو اپنے اندر رکھے تو ایسا شخص اللہ تعالٰی کے ہاں انتہائی ناپسندیدہ ہے اور ایسے شخص کی مثال ایک خاموش زہر کی سی ہے جو بتائے بغیر انسان کی رگ رگ میں سرایت کر کے اس کو نقصان پہنچاتا ہے۔ نفاق کا سب سے بڑا ضرر تو اللہ تعالٰی کی ناراضگی اور اس کے نتیجے میں جہنم کی آگ کا عذاب ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے کہ منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے۔

﴿ان المنفقين سى الدرک الاسفل من النارج و لن تجد لهم نصير۔﴾ (1)

بے شک منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہیں اور تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہیں پائے گا۔

نفاق و منافقت ایسی بیماری ہے جو انسان کو پستی کی آخری حد تک پہنچا دیتی ہے، ایسی برائی ہے جو سو برائیوں کی جڑ ہے۔ اس بیماری اور برائی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ منافقین کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی اس کے باوجود ان کی تربیت و اصلاح نہیں ہو سکی، کیونکہ نفاق انسان کی حق بینی اور حق پرستی کی صلاحیت کو تباہ کر دیتا ہے. نفاق سے انسان کا نور بصیرت سلب ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کثرت سے نفاق سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ حضرت ابن ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم نے تیس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین سے ملاقات کی، ان میں سے ہر ایک کو اپنے متعلق نفاق سے خوفزدہ پایا۔(2)

منافق اس شخص کو بھی کہا جاتا ہے جو اپنا کفر چھپائے رکھے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا پھرے۔ نفاق دراصل منفی سوچ و فکر اور ذہنیت کی پیداوار ہے جو ہمیشہ منافق کو تذبذب کا شکار بنائے رکھتی ہے گویا کہ نفاق انسان کو ایسے چوراہے پر لا کھڑا کرتا ہے جہاں کوئی راستہ متعین نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیران و ششدر اور پریشان حال منافق کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا :

منافق کی مثال اس بکری کی سی ہے جو بکری کے دو ریوڑوں کے درمیان حیران ہو کر کبھی اس ریوڑ میں جاتی ہو اور کبھی اس ریوڑ میں . اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی مثال بیان فرمائی ہے کہ منافق ہمیشہ حیران و پریشان رہتا ہے وہ اپنے افکار و خیالات اور اقوال و نظریات میں سدا پیچ و تاب کھاتا رہتا ہے، اسے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ کس کی اتباع کرے۔ نفاق دو طرح کا ہوتا ہے اعتقادی اور عملی ۔ حدیث کی کتابوں میں نفاق کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص میں چار عادتیں ہوں ہو خالص منافق ہو گا یہاں تک وہ شخص ان عادتوں سے باز آجائے۔

منافق امانت میں خیانت کرتا ہے، جھوٹ بولتا ہے، وعدہ خلافی کرتا ہے اور جھگڑے کے وقت گالیوں پر اتر آتا ہے۔

آج کے دور میں اعتقادی نفاق کے طور پر کسی کو منافق نہیں کہا جاسکتا کیونکہ دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں وحی ایک قطعی ذریعہ تھا جس سے منافق کا نفاق ظاہر ہو جاتا تھا، اب چونکہ وحی کا سلسلہ بند ہو چکا ہے اس لئے کسی کو اعتقادی منافق کہنا درست نہیں ہے۔ البتہ عملی نفاق آج بھی باقی ہے جس کے اندر وہ صفات اور عادات ہوں گی جو منافقوں کی نشانی اور علامت ہے تو کہا جائے گا کہ فلاں کے اندر منافقانہ صفت اور عادت ہے۔(3)

خلاصہ یہ ہے کہ منافقت ایک نہایت بری اخلاقی بیماری ہے ہمیں اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اپنے عقیدہ کو عملی منافقت سے آلودہ ہونے سے بچانا چاہیے اور ہر وقت اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہیے تاکہ ہم نور بصیرت سے محروم نہ ہو جائیں۔

حب دنیا کے نقصانات :

حب دنیا نہ صرف تمام گناہوں کی جڑ ہے بلکہ جو شخص اس میں مبتلا ہو اسکو یہ کفر، شرک اور جہنم تک پہنچا سکتی ہے جیسا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد ارشادات سے ثابت ہوتا ہے۔

﴿ان الذين لا يرجون لقاء نا و رضو ا بالحيوة الدنيا واطمانو بها والذين هم عن ايتنا غفلون۔آولئک ماواهم النار بما كانو يكسبون۔﴾ (4)

جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی توقع نہیں اور وہ دنیا کی زندگی پر خوش اور مطمئن ہو بیٹھے اور ہماری نشانیوں سے غافل ہو رہے ہیں۔ ان کا ٹھکانا ان اعمال کے سبب جو وہ کرتے ہیں دوزخ ہے۔ اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے گزرے جسے کوئی باہر پھینک گیا تھا اور اسے دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم اللہ کے نزدیک دنیا کی اتنی بھی اہمیت نہیں جتنی اس مری ہوئی بکری کی اس کے مالک کے نزدیک۔ اسی طرح ایک اور روایت میں آتا ہے:

﴿الدنیا سجن المومن و جنۃ الکافر ۔﴾ (5)

دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

فرمایا ہے کہ دنیا ملعون ہے اور اس میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے مگر وہ جس نے دنیا کو پسند کیا اس نے اپنی عاقبت کو نقصان پہنچایا اور جس نے اپنی عاقبت کو پسند کیا اس نے اپنی دنیا کو خسارہ پہنچایا۔ پس تم ترجیح دو باقی کو فانی پر۔

جو شخص دنیا طلبی میں لگا رہتا ہے اس کی نظر اصل گھر یعنی آخرت سے ہٹ جاتی ہے اور وہ دنیا کی طلب میں اس قدر محو ہو جاتا ہے کہ اپنے خالق کو بھی بھول جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کی ساری ہمت دنیا طلبی ہو اس کی اللہ کے نزدیک کچھ قدر و منزلت نہیں ہے اور وہ چار آفتوں میں مبتلا رہتا ہے (1) غم جو اس سے کبھی جدا نہیں ہوتا (2) شغل جس سے کبھی فارغ نہیں ہوتا، (3) احتیاج جو کبھی دولت مند نہیں ہونے دیتی (4) خواہشات نفس جن کی انتہا نہیں ہوتی۔

کیونکہ دنیا سے محبت کرنے والا شخص اپنے دل میں غم کو رکھتا ہے کبھی اسے کسی دنیاوی چیز کے نہ ملنے کا غم ہوتا ہے اور کبھی کسی چیز کے کھو جانے کا کبھی وہ دنیا کے مال کو حاصل کرنے میں اس قدر مشغول ہو جاتا ہے کہ نماز و فرائض تک کو ترک کر دیتا ہے اور اپنی دنیاوی شان بڑھانے میں اس قدر مشغول ہو جاتا ہے کہ حقیقی کامیابی کے حصول کے لئے جدوجہد ترک کر دیتا ہے۔ اسی لئے تمام اللہ والے اسی بات پر زور دیتے ہیں کہ دنیا سے بقدر ضرورت ہی اپنا تعلق رکھا جائے۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے لڑکے سے کہا: اے بیٹے تو دنیا کی طرف پیٹھ رکھنا اور آخرت کی طرف متوجہ رہنا کیونکہ جس قدر تو دار آخرت کے قریب ہو تا جائے اور دار دنیا سے بعید ہو تا جائے اسی قدر تیرے حق میں اچھا ہے۔ حضرت سعید بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب تو کسی شخص کو دیکھے کہ اس کی دنیا بڑھ رہی ہے اور آخرت کم ہو رہی ہے اور وہ اس میں خوش ہے تو جان لے کہ وہ شخص خسارہ اٹھانے والا ہے اور لاعلمی سے حقیقت حال کو نہیں سمجھتا۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دنیا کی محبت اور گناہ دلوں پر چھائے ہوئے ہیں۔ پس نیکی ان کی طرف کس طرح پہنچ سکتی ہے۔ حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جس کا دل دینا کی چیزوں سے خوش ہوتا ہے وہ عقلمندی سے دور ہے اور جس نے اپنی شہوات کو پاؤں کے نیچے روندا شیطان اس سے دور بھاگتا ہے اور جس کا علم اس کی ہوا و ہوس پر غالب ہوا حقیقیت میں وہی غالب اور بہادر ہے۔ (6)

حضرت یحیٰی بن معاز رازی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ عقلمند تین ہیں۔ (1) ایک وہ جس نے دنیا کو ترک کیا قبل اس کے کہ دنیا اس کو ترک کرے (2) دوسرا وہ جو اپنی قبر بنائے رکھے اس میں داخل ہونے سے پہلے (3) تیسرا وہ جو اپنے خالق کو راضی کرے اس سے پہلے کہ وہ اس سے ملے۔ نیز فرمایا کہ دنیا کی نحوست یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ تو اس کی آرزو کرتا ہے اور وہ تجھے اللہ کی اطاعت سے روکتی ہے۔ لہذا دنیا کی محبت میں مبتلا ہونے والا ہمیشہ نقصان میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ حقیقی کامیابی سے محروم ہو جاتا ہے۔ (7)

تکبر کے نقصانات :

اللہ تعالٰی نے اپنی کتاب میں بہت سی جگہوں پر تکبر کی مذمت بیان کی ہے اور ہر ایک جبار و متکبر کی برائی بیان کی ہے۔ نیز تکبر کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ انسان اللہ تعالٰی کی رضا سے محروم ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے

﴿انہ لا یحب المستکبرین ۔﴾(8)

(8 (بے شک وہ (یعنی اللہ) تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

یہ بھی ارشاد فرمایا:

﴿کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار۔﴾(9)

اسی طرح اللہ تعالٰی ہر ایک متکبر جبار کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

لوگوں کی نظر میں بھی ایسا شخص ناپسندیدہ ہوتا ہے اور جہنم کے عذاب کا بھی مستحق ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ متکبر جہنم کا ایندھن بنیں گیا اور یہ کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت سے محروم رہے گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے۔ پس جو کوئی ان دونوں میں سے ایک میں بھی میرے ساتھ شامل ہوا، میں اس کو جہنم میں ڈالوں گا اور اس کی پرواہ نہیں کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان تکبر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جباروں کی فہرست میں لکھا جاتا ہے۔ پھر اس کو وہی عذاب ملتا ہے جو جباروں کو ملتا ہے۔ تکبر کا نقصان یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے شخص کے لئے ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم میں سے میرے سب سے نزدیک اور پسندیدہ شخص وہ ہو گا جو تم میں سے اخلاق میں سب سے اچھا ہو گا اور قیامت کے دن میرے نزدیک سب سے قابل نفرت اور میری مجلس سے دور وہ لوگ ہوں گے جو واہیات بکنے والے، لوگوں کا مذاق اڑانے والے اور متفیہیق ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیہودہ بکواس بکنے والے اور لوگوں کا مذاق اڑانے والوں کو تو ہم نے جان لیا یہ متفیہیق کون ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد تکبر کرنے والا شخص ہے۔(10)

اسی طرح تکبر کرنے والے شخص کو بدترین شخص قرار دیا گیا ہے۔ ایسے شخص کے لئے قیامت میں ذلت و رسوائی ہو گی اور وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

﴿جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر (یعنی تھوڑا سا) بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔﴾ (11)

اس سے مراد یہ ہے کہ وہ شخص تکبر اور ہر بری خصلت کا عذاب بھگتنے کے بعد پاک صاف ہو کر جنت میں جائے گا۔ اس تکبر کا کیا حاصل محض لذت نفس وہ بھی چند لمحوں کے لئے! جب کے اس کے نتیجے میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی، مخلوق کی بیزاری، میدان حشر میں ذلت و رسوائی، رب کریم کی رحمت، انعامات اور جنت سے محرومی اور جہنم کا رہائشی بننے جیسے بڑے بڑے نقصانات کا سامنا ہے۔

حسد کے نقصانات:

حسد کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اسکا تعلق ان خرابیوں سے ہے جو تمام نیکیوں کو متاثر کرتا ہے۔

﴿ام یحسدون الناس علی ماآتھم اللہ من فضلہ ج فقد اتینا اٰل ابراھیم الکتب والحکمۃ و اتینھم ملکا عظیما۔﴾(12)

یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا تو ہم نے ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بڑا ملک دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿حسد سے دور رہو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو۔﴾ (13)

اسکے علاوہ اس کی وجہ سے طبیعت میں پستی پیدا ہوتی ہے، محبت کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے، خیر خواہی کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا، صبر و شکر کی توفیق نہیں ملتی۔ دین جن احوال کو پسند کرتا ہے ان میں سے کوئی حال حاسد کو پسند نہیں ہوتا۔

Jealousy is that passion by which a person can be far away from Allah Almighty and not liked by the people. Jealousy causes fight and conflict among people. Those who live in jealousy live under stress and grief. They often ruin their own health and live a miserable life. They also intend to harm others. Jealous people have never reached their desires and they have never been respected by any one and anywhere .In additional jealousy causes, despair, hopelessness and shorten lifespan.

According to Bertrand Russell: Jealousy was one of the strongest causes of unhappiness. Not only is the jealous person rendered unhappy by his envy, but they also wish to inflict misfortune on others. so that's why its harmful spiritual disease by which a person always have a pessimistic approach and that person live in a constant state of being sad and dejected. It ruins one character before it is built on ethics and principles.

Imam al Ghazali, who was a great thinker, philosopher and scholar, said that jealousy is often caused by various acts like: hatred, ambition, superiority and arrogance, astonishment, craving for power and prestige. Whether it is money, power, fame or lust, all material things are finite. It is for this reason people generally get jealousy by each other. Obviously everybody imagines himself to be superior and reflects that his thoughts and manners are better than others. Allah (SWT) mentions in Quran:

Allah favored some of you over others with wealth and properties do they deny the favors of Allah? (14)

Conversely Islam permits Hasad which means neither loving the loss of the blessing nor hating for it to remain with the person, but desiring the same for oneself without the removal of the blessing from others. (15)

ترجمہ:

﴿حسد وہ جذبہ ہے جس کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے اور لوگ بھی اسے پسند نہیں کرتے۔ حسد لوگوں کے درمیان لڑائی جھگڑا پیدا کرتا ہے۔ جو لوگ حسد کرتے ہیں وہ غم اور دباؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ وہ خود اپنی صحت کو تباہ کر لیتے ہیں اور بدحالی کی زندگی گزارتے ہیں۔ وہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہیں۔ حاسد لوگوں کی خواہشات کی کبھی تسکین نہیں ہوتی۔ انکی کہیں بھی عزت نہیں ہوتی۔

مختصر یہ کہہ سکتے ہیں کہ حسد مایوسی، ناامیدی اور زندگی کے ایام کو کم کر دیتا ہے۔

اس لئے یہ نقصان دہ روحانی مرض ہے جس کی وجہ سے انسان ہمیشہ منفی سوچ رکھتا ہے مستقل اداسی کی کیفیت میں رہتا ہے۔ حسد انسان کے اعلیٰ اخلاقی کردار کو تباہ کر دیتا ہے۔ مال و دولت، طاقت، شہرت اور ہوس، یہ تمام مادی چیزیں محدود ہیں۔ اسی وجہ سے لوگ اکثر حسد کا شکار ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگ اپنے آپ کو دوسروں سے برتر خیال کرتے ہیں جس سے انکی منفی سوچ کی عکاسی ہوتی ہے۔

اس کے برعکس اسلام رشک کی اجازت دیتا ہے جس میں انسان دوسروں کو حاصل شدہ نعمتوں کی تمنا تو کرتا ہے مگر ان نعمتوں کے زوال کا متمنی نہیں ہوتا۔﴾

حاسد کے لئے دنیا میں نقصان یہ ہے کہ وہ ہمیشہ غم وعذاب میں مبتلا رہتا ہے اور کسی وقت بھی ان سے نجات نہیں ملتی۔ کیونکہ کوئی وقت بھی ایسا نہیں ہے جس میں کسی کو کوئی نہ کوئی نعمت نہ پہنچتی ہو اور جو رنج و غم اپنے دشمن کے لئے چاہتا ہے آپ خود اس میں مبتلا رہتا ہے پس دنیا میں حسد کے غم سے زیادہ اور کوئی غم نہیں اور یہ کیسی بے عقلی کی بات ہے کہ وہ اپنے دشمن کی وجہ سے اپنے آپ کو تکلیف میں رکھتا ہے حالانکہ دشمن کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا کیونکہ حق تعالیٰ نے جس کی قسمت میں جو نعمتیں لکھی ہیں وہ اسے حاصل ہو کر رہیں گی تو پھر دوسروں کی نعمتوں پر غم کرنے والا انتہائی نادان ہے۔ اگر کوئی حاسد کسی کی نعمت کا زوال چاہے تو اس کی وجہ سے وہ ان نعمتوں کو بھی ضائع کرے گا جو اس کو حاصل ہیں۔ اگر حاسد کافر کی نعمتوں پر حسد کرے گا تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

حسد کا نقصان یہ بھی ہے کہ حاسد جب زبان اور عمل سے ظلم کرتا ہے تو اس کی نیکیاں محسود کے نامہ اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں۔ دنیا میں بھی اسے رنج و غم میں مبتلا ہونے کا نقصان ہوتا ہے اور آخرت میں بھی وہ عذاب کا مستحق ہوتا ہے وہ محسود کو اپنا دشمن سمجھتا ہے حالانکہ حقیقت میں وہ اپنے آپ سے ہی دشمنی کر رہا ہوتا ہے۔ حاسد عالم یا متعلم یا انکے دوستوں کی صحبت سے بھی محروم رہتا ہے جس کا ثواب قیامت میں انکی ہم راہی کی صورت میں ملے گا۔ حاسد کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اپنے دشمن کو مارنے کے لئے پتھر پھینکے اور وہ پتھر بجائے دشمن کو لگنے
کے خود اسی کو لگے اور اس کی داہنی آنکھ پھوٹ جائے پھر غصے میں وہ دوبارہ پتھر پھینکے پھر وہ پتھر اسی کو لگے اور اس کی بائیں آنکھ بھی پھوٹ جائے پھر وہ ایک اور پتھر پھینکے جو اس کے سر پر لگے یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو ہی ہلاک کر ڈالے اور دشمن بالکل محفوظ رہے اور دشمن اس کی حالت دیکھ کر ہنسیں۔(16)

غصے کے نقصانات :

غصے کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ غصہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے خوف سے محروم ہو جاتا ہے۔ غصہ انسانی ذہن کو نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ بہت سے ایسے نقصانات بھی پہنچاتا ہے کہ زندگی ایک تلخ حقیقت بن کر رہ جاتی ہے اور انسان اپنی شخصیت کا توازن کھو بیٹھتا ہے غصے کی حالت میں انسانی ذہن بالکل ماؤف ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ معمولی کام بھی انجام نہیں دے سکتا اور روزمرہ کے معمولات میں تبدیلی آجاتی ہے۔ اس کی وجہ سے جذباتی توازن بھی خراب ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں انسانی رویے میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔

یہ نہ صرف انسان کے اخلاق و کردار کو متاثر کرتا ہے بلکہ اس کی روح کو بھی متاثر کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے انسان کی دماغی صلاحتیں بھی متاثر ہوتی ہیں، قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے حالات کا مقابلہ کرسے کی سکت بھی کم ہو جاتی ہے۔ غصے کی حالت میں وہ کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے یا ایسی حرکت کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے۔ غصے کی حالت میں منفی سوچ پروان چڑھتی ہے اور اس کی یاداشت میں بھی کمی واقع ہوتی ہے۔ نیز غصہ انسان کی جسمانی اور روحانی دونوں شخصیات کو متاثر کرتا ہے۔(17)

حضرت سیدنا داؤد علیہما السلام نے فرمایا: زیادہ غصہ کرنے سے بچو کیونکہ غصے کی کثرت بردبار آدمی کے دل کو راہ حق سے ہٹا دیتی ہے۔(18)

غصہ ایمان کو خراب کر دیتا ہے کیانکہ غصے کرنے والے کے دل سے نرمی کی کیفیات نکل جاتی ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ غصہ نہ کیا کرو کیونکہ غصہ ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہے جیسے ایلوا (ایک کڑوے درخت کا جمع ہوا رس) شہد کو خراب کر دیتا ہے۔(19)

انسان پر غصے کے جو اثرات مرتب ہوتے ہیں وہ یہ ہیں رنگ کا متغیر ہو جانا، کندھوں پر کپکپی طاری ہو جانا، اپنے افعال پر قابو نہ رہنا، حرکات و سکنات میں بے چینی کا پایا جانا، نیز کلام کا مضطرب ہو جانا، آنکھوں کی سرخی کا بڑھ جانا، نتھنے پھول جانا بلکہ ساری صورت ہی تبدیل ہو جاتی ہے غصے کی حالت میں اگر کوئی شخص اپنی بگڑی ہوئی شکل دیکھ لے تو شرم کے مارے اس کا غصہ جاتا رہے ظاہری حالت باطنی حالت کی عکاس ہوتی ہے جب باطنی حالت بری ہوتی ہے تو ظاہری حالت بھی ویسی ہی دکھائی دیتی ہے۔

زبان پر غصے کے اثرات اس طرح مرتب ہوتے ہیں کہ اس سے بری باتیں نکلتی ہیں مثلاً ایسی فحش اور گندی گالیاں جس سے ہر صاحب عقل کو حیاء آتی ہے، ایسی گفتگو کرنے والے شخص کو غصے کے وقت خود پر قابو نہیں رہتا بلکہ اس کے الفاظ بھی بے ربط اور خلط ملط ہو جاتے ہیں پھر نوبت مار پیٹ بلکہ قتل و غارت گری تک جا پہنچتی ہے اگر کوئی شخص بدلہ نہ لے سکتا ہو تو اپنا غصہ خود ہی پر نکالنے لگتا ہے، اپنے کپڑے پھاڑنے لگتا ہے اور دوسروں کو یہاں تک کہ جانوروں اور دوسری اشیاء کو مارنے اور توڑنے لگتا ہے، بلا وجہ پاگل شخص کی طرح بھاگنے لگتا ہے اور بعض اوقات زمین پر گر جاتا ہے اور حرکت تک نہیں کر سکتا بلکہ غضب کی زیادتی کی وجہ سے اس پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔

دل پر اس کے یہ اثرات مرتب ہوتے ہیں جس پر غصہ ہو اس کے خلاف دل میں کینہ اور حسد پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی مصیبت پر خوشی اور خوشی پر غم کا اظہار کرتا ہے، اس کا راز فاش کرنے، دامن عزت چاک کرنے اور مذاق اڑانے کا پختہ ارادہ کر لیتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی برائیاں ایسی ہیں جن کا سبب غصہ بنتا ہے۔

معلوم ہوا کہ غصہ ایک مذموم صفت ہے غصے کی حالت میں انسان قطع تعلق کرتا ہے، انتقامی کاروائی کرتا ہے اور دوسروں کو نقصان پہنچانے کی حتی الامکان کوشش کرتا ہے۔ غصہ حرام نہیں ہے البتہ اس کا بے جا استعمال برا ہے۔ بعض صورتوں میں غصہ ضروری بھی ہے مثلاً اگر جہاد کے وقت غصہ نہیں آئے گا تو اللہ عزوجل کے دشمنوں سے کس طرح لڑیں گے۔ بہرحال غصے کا ازالہ (یعنی اس کا نہ آنا (ممکن نہیں۔ امالہ ہونا چاہیے یعنی اس کا رخ دوسری طرف پھر جانا چاہیے، یہ آخرت کے لئے انتہائی مفید ہے۔(20)

بغض و کینہ کے نقصانات:

دینی نقصانات یہ ہیں۔ بغض کا ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ اس کی وجہ سے وہ شخص جھوٹ بولتا ہے، غیبت کرتا ہے اور بہتان تراشی پر اتر آتا ہے جبکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے۔

﴿المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ۔﴾(21)

مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

توبغض میں وہ اپنے مسلمان بھائی کو نقصان پہنچانے کی نہ صرف خواہش دل میں رکھتا ہے بلکہ اسکو نقصان پہنچانے کے لئے تیار رہتا ہے کہ جیسے ہی کوئی موقع ملے تو میں اس کو نقصان پہنچاؤں۔ وہ دوسرے کے احوال کو تجسس کرتا ہے اور سازشوں میں مصروف رہتا ہے۔ بغض رکھنے کا نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ ہر دینی عمل سے طبیعت میں بے زاری ہیدا ہو جاتی ہے، اللہ کے خوف اور محبت کا کم ترین درجہ بھی گنوا بیٹھتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا فقدان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کو وہ ملحوظ نہیں رکھتا۔ دین کو ایسا شخص فوقیت نہیں دیتا اس کے اندر نفس امارہ کی مزاحمت کا جذبہ اور طاقت نہیں رہتی۔ نفاق جیسی بیماری میں بھی وہ مبتلا ہو جاتا ہے۔ بغض وکینہ کے انہی نقصانات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں انہیں شیطانی فعل قرار دیا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے مسلمانوں کو بغض وکینہ سے منع کیا ہے کیونکہ یہ سارے اخلاق حسنہ کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔

نفسیاتی نقصانات :

نفس میں خوشی گم، محبت، نفرت وغیرہ ایک قدر پر قائم ہوتے ہیں یہ مرض اس قدر کو مجروح کر کے ان تمام داعیات کو غیر متوازن کر دیتا ہے۔ بغض سے تخریبی طبیعت اور منفی سوچ پروان چڑھتی ہے۔ اس مرض میں مبتلا شخص تعلق کے تجربے اور کیفیات سے محروم ہو جاتا ہے جس سے شخصیت مسخ ہو جاتی ہے۔ اس مرض سے طبیعت میں اذیت پسندی پیدا ہوتی ہے جو کہ ایک خطرناک نفسیاتی عارضہ ہے۔ ایسا مریض خوشی اور اطمینان کی دولت سے محروم رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کی شخصیت نارمل طریقے سے پروان نہیں چڑھتی۔ بغض وکینہ اگر شخصیت پر مکمل غلبہ حاصل کر لے تو آدمی دہری شخصیت یعنی شیزوفینا کا مریض بن جاتا ہے، جو نفسیاتی بیماریوں میں غالبا سب سے خطرناک بیماری ہے۔

دنیاوی اور معاشرتی نقصانات :

یہ خرابی انسانی شخصیت کو بری طرح مسخ کر دیتی ہے اور دنیاوی اور معاشرتی زندگی میں ہر سطح پر اسے نقصان پہنچاتی ہے۔ معاشرتی تعلقات میں نہ صرف بگاڑ پیدا ہوتا ہے بلکہ لوگ ایسے شخص سے دور بھاگتے ہیں۔ لوگوں کی نظر میں ایسے شخص کی عزت نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی ایسے شخص پہ اعتبار کرتا ہے۔(22)

بخل کے نقصانات :

اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دین سے جو محبت فرض عین ہے وہ بخیل کو نصیب نہیں ہوتی۔

حدیث مبارکہ میں آیا ہے :

﴿بخل ہادم دین وملت ہے۔﴾(23)

اس کا ایک مطلب یہ سمجھ میں آتا ہے کہ بخل میں یہ اعلان پوشیدہ ہے کہ دنیا اور مالِ دنیا نعوذ باللہ، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب اور اہم ہے۔ یہاں تک پہنچنے کے بعد ظاہر ہے کہ اسلام کے کوئی معنی نہیں رہتے۔ دنیا اور آخرت میں تحقیر اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بخل کا تعلق نفس کی اس سطح سے ہے جو سب سے زیادہ پست ہے۔ بخیل شخص اس پست ترین سطح پر ساری زندگی گزارتا ہے۔

بخل اسلام کی نشر واشاعت اور عالمگیر غلبے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ بخل کے انہی نقصانات کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نقیض ایمان قرار دیا ہے۔(24)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس سے اللہ کی پناہ طلب کرتے تھے۔ واجبی حقوق کو نہ ادا کرنے کا نام بخل ہے اور یہ بد اخلاقی کی بہت بڑی جڑ ہے۔ اس سے بغض وعناد بد دیانتی، بے مروتی، بے رحمی، تنگ نظری اور پست ہمتی پیدا ہوتی ہے گویا کہ بخل بہت سی برائیوں کی جڑ ہے اس وجہ سے بخیل اللہ تعالیٰ اور انسانوں کی نظر میں ذلیل وخوار ہے۔ جو حقوق اللہ کو بخل کی وجہ سے ادا نہیں کرتا اور اپنا مال جمع کر کے رکھتا ہے اسی مال کی وجہ سے اسے قیامت والے دن سخت عذاب دیا جائے گا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وما انفقتم من شیء فهو یخلفہ۔﴾(25)

اور تم اللہ کی راہ میں جو بھی خرچ کرو گے وہ اس کے بدلے میں تمھیں اور دے گا۔

ایک مقولہ ہے کہ: سخی شخص کے دشمن بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں جبکہ بخیل کی اولاد بھی اس سے بغض رکھتی ہے۔ بخل آگ ہے اور اسے صرف سخاوت سے ہی بجھایا جاسکتا ہے۔ بشرط کہ خود نمائی اور شوکت نفس کی بجائے خشیت الہی اور پرہیز گاری سے کی جائے۔ حضرت عمر فاوق رضی اللہ عنہ کے دور میں شہر میں زبردست آگ لگ گئی، آدھا شہر جل چکا تھا، لوگ پانی اور سرکہ کی مشقیں اس کے اوپر ڈالتے تھے لیکن وہ بڑھتی جاتی تھی۔ لوگ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آگ پانی سے نہیں بجھ رہی۔ فرمایا یہ آگ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے اور تمھارے بخل کی آگ کا شعلہ ہے، اس پر پانی ڈالنا چھوڑ دو، روٹیاں تقسیم کرو، بخل سے توبہ کرو اور خیرات کرو۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہم شروع سے خیرات کرتے ہیں اور بہت سخی ہیں۔ فرمایا تم خود نمائی اور شان وشوکت کے اظہار کے لئے ایسا کرتے ہو نہ کہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور پرہیز گاری کی وجہ سے۔ بخل فقر کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے کیونکہ فقر عشق ہے اور عشق قربانی مانگتا ہے۔ اس لئے بخیل اپنے بخل کی وجہ سے اس راستے پر نہیں چل سکتا۔(26)

وہ اپنے مال کو بچانے کے لئے کئی مصیبتیں برداشت کرتا ہے بھوکا، ننگا رہتا ہے، راتوں کو آرام سے سو نہیں سکتا، دنیا کی کسی چیز سے دل بھر کر لطف نہیں اٹھاتا۔ عزیز واقارب بھی اس سے نالاں اور پریشان رہتے ہیں جب وہ دوزخ کے گڑھے میں گرے گا تو تب اس کو یقین آجائے گا کہ اس کا مال کسی کام نہ آئے گا۔ اس لئے زندگی میں صدقہ وخیرات کرنا موت کے وقت صدقہ وخیرات کرنے سے بہتر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ:ان رسول اللہ ﷺ قال:قال اللہ :انفق یاابن آدم، انفق علیک۔﴾(27)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے ابن آدم! تو مخلوق خدا پر خرچ کر(تو) میں تیرے اوپر خرچ کروں گا۔ مومن میں دو خصلتیں جمع نہیں ہوسکتیں بد خلقی اور بخل۔ بعض لوگ تنگ دستی میں مالدار ہونے کی دعائیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ہمیں مال ملا تو ہم اسے اللہ کے راستے میں خرچ کریں گے جب مال دار ہوتے ہیں تو سارے قول و قرار بھول جاتے ہیں ایسے لوگوں کی بھی اللہ تعالیٰ نے مذمت بیان فرمائی ہے۔

حرص و طمع کے نقصانات:

طمع کو بھی بد اخلاقی شمار کیا گیا ہے اور اس میں خواری اور ذلت ہے اور آخرت میں بھی شرمندگی اور رسوائی ہوگی جب انسان کی طمع پوری نہیں ہوتی تو اس سے اس کے اندر برے اخلاق پیدا ہوتے ہیں کیونکہ جو شخص کسی سے طمع کرتا ہے تو اس سے خوشامد سے پیش آتا ہے اور منافق اور ریاکار ہو جاتا ہے عبادت میں بھی ریاکاری دکھاتا ہے۔ آدمی کے پاس جو کچھ ہوتا ہے وہ اس پر قناعت نہیں کرتا اور مزید پانے کی ہوس رکھتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے :

﴿عن اسماء رضی اللہ عنھا،ان رسول اللہ ﷺ قال:انفقی،ولا تحصی فیحصی اللہ علیک،ولا توعی فیوعی اللہ علیک۔﴾(28)

حضرت اسماءرضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خرچ کرو اور گن کر نہ دو ورنہ اللہ بھی تمھیں گن کر دے گا، اور ہاتھ نہ روکو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے ہاتھ روک لے گا۔

قرآن وحدیث سے ہمیں یہ بات پتہ چلتی ہے کہ اگر انسان کے اندر حرص وطمع آجائے تو اسے جس قدر بھی نعمتیں حاصل ہو جائیں وہ اس کا شکر کرنے کی بجائے مزید کی خواہش کرتا چلا جاتا ہے اور کبھی بھی اس کی خواہشات کی تسکین نہیں ہوتی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے عرض کیا کہ یاالہ العالمین آپ کے بندوں میں سے سب سے زیادہ تو انگر کون ہے؟ فرمایا وہ شخص کہ میں اسے جو کچھ دوں وہ اس پر قناعت کرے اور عرض کیا عادل کون ہے حکم ہوا جو اپنے سے انصاف کرے۔ حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ سوکھی روٹی بھگو بھگو کر کھاتے اور فرماتے جو اس پر قانع ہے وہ خلق سے بے پرواہ ہے۔

مال و دولت کی حرص انسانوں میں ایسی تقسیم پیدا کرتی ہے کہ بھائی بھائی کا جانی دشمن بن جاتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کسے کو کچھ عطا کردیں تو سب اس کی کھوج میں لگ پڑتے ہیں کہ یہ مال کہاں سے آیا اور اسے برباد کرنے کے لئے تمام حدیں پار کرلی جاتی ہیں یہاں تک کہ جو رشتے اسے انتہائی محبوب ہوتے ہیں۔ ان کو اپنے جال میں پھانس کر تباہی وبربادی کا سامان اکٹھا کیا جاتا ہے۔ رشتے ناطے میں ایسے تماشے لگائے جاتے ہیں کہ زندہ شخص سب رشتے داروں کے سامنے دو وقت کی روٹی سے عاجز ہوتا ہے مگر اس کے مرنے کے بعد دولت مند رشتے دار اپنا شملہ اونچا کھانے کے لئے اس کے نام پر انواع واقسام کے کھانے تقسیم کرتے ہیں اور اس کے نام پر لوگوں کو حج وعمرہ کروانے میں سکون محسوس کرتے ہیں، حالانکہ مرنے والے کے بیوی اور بچے اس کے سامنے کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔

اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں ہر تیسرا شخص ذہنی تناؤ کا شکار ہے۔ اس بیماری کا شکار 10 سال کے بچے سے لے کر 70 سال تک کے افراد ہیں بظاہر اس بیماری کا شکار افراد تندرست و توانا دکھائی دیتے ہیں مگر آہستہ آہستہ یہ بیماری انسان کو کینسر کی طرح ذہنی اور جسمانی طور پر مفلوج کر دیتی ہے(29)۔

جھوٹ کے نقصانات:

جھوٹ کے معنی دروغ گوئی اور غلط بیانی کے ہیں اور یہ نہایت ہی قبیح وصف ہے اور جس شخص کے اندر یہ بری صفت پائی جاتی ہے وہ اللہ اور انسانوں کے نزدیک بہت برا ہے اور اس کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ قرآن و حدیث میں جھوٹ کی بڑی مذمت آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ان اللہ لایھدی من ھو مسرف کذاب۔﴾(30)

ترجمہ: بے شک اللہ اس کو راہ نہیں دکھاتا جو جھوٹا ہے احسان نہیں مانتا۔

جھوٹ کی برائی کی وسعت اتنی ہے کہ کفر بھی اس میں آجاتا ہے جس سے زیادہ بری چیز کوئی دوسری نہیں اور جس کے لئے نجات کا ہر دروازہ بند ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دائرہ بہت وسیع ہے وہ دنیا کے ذرے ذرے کو گھیرے ہوئے ہے اس کی رحمت کے سائے میں تمام کائنات آرام کر رہی ہے مگر رحمت الہیٰ کے گھنے سایہ سے وہ باہر ہے جو جھوٹا ہے۔ جھوٹ کی اس قدر مذمت آئی ہے کہ کسی مومن کو کذب کے سوا اس کے کسی فعل پر لعنت نہیں کی گئی۔ جھوٹ بولنے اور جھوٹا الزام لگانے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے کہ جو جھوٹا ہو اس پر اللہ کی لعنت کی جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بڑی خیانت کی بات یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس بات میں سچا جان رہا ہے جب کہ تو اس سے جھوٹ بول رہا ہے۔(31)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور جھوٹ باطل ہی ہے (یعنی جھوٹ چھوڑنے کی ہی چیز ہے) اس کے لئے جنت کے کنارے پر مکان بنایا جائے گا اور جس نے جھگڑا کرنا چھوڑا حالانکہ وہ حق پر ہو یعنی حق پر ہونے کے باوجود وہ جھگڑا نہیں کرتا، اس کے لئے جنت کے وسط میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کیے، اس کے لئے جنت کے اعلیٰ درجے میں مکان بنایا جائے گا۔(32)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدق کو لازم کرلو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ عزوجل کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فجور جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے، یہاں تک کہ اللہ رب العزت کے ہاں کذاب لکھ لیا جاتا ہے۔(33)

احادیث مبارکہ میں جھوٹ کی بہت زیادہ مزمت بیان کی گئی ہے اس لئے ہر مسلمان کو جھوٹ سے لازمی بچنا چاہیے۔

غیبت کے نقصانات:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

غیبت کے بہت سے نقصانات ہیں۔غیبت کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے والا۔اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کی غیبت کرنے سے منع فرمایا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیبت گناہ میں زنا سے بڑھ کر ہے یعنی یہ گناہ کبیرہ ہے اس لئے اس کے بہت سے نقصانات ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ویل لکل ھمزۃ لمزۃ۔﴾(34)

بڑی خرابی ہے اس شخص کی جو پیٹھ پیچھے دوسروں پر عیب لگانے والا،(اور)منہ پر طعنے دینے کا عادی ہو۔

غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔فقیہ ابولیث فرماتے ہیں جو شخص بہت زیادہ غیبت کرتا ہے اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں کیونکہ وہ بہت کم نادم ہوتا ہے۔ابراہیم بن ادھم سے لوگوں نے پوچھا حضرت ہم دعا کرتے ہیں مگر قبول نہیں ہوتی،فرمایا تم اپنے عیبوں کو پیچھے ڈالتے ہو اور دوسروں کے عیبوں کو سامنے لاتے ہو۔

غیبت کی وجہ سے نیک اعمال اس شخص کے نامہ اعمال سے کم ہو جاتے ہیں جو غیبت میں مبتلا رہتا ہے۔قیامت کے روز کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کے نامہ اعمال میں نیکیاں ہوں گی وہ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ ہم نے نیکیاں نہیں کیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جن لوگوں نے تمھاری غیبت کی تھی ان کی نیکیاں ان کے اعمال نامہ سے ہٹا کر تمھارے اعمال نامے میں لکھ دی گئی ہیں۔

حضرت حسن بصری جب یہ سنتے کہ فلاں شخص نے ان کی غیبت کی ہے تو اس کے پاس کچھ ہدیہ بھیج دیتے اور فرماتے کہ تو نے غیبت کے ذریعے سے اپنے اعمال حسنہ مجھے دے دیئے اس لئے میں یہ ہدیہ بھیجتا ہوں ۔قیامت کے دن بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اپنے نامہ اعمال میں نیکیاں نہیں پائیں گے تو عرض کریں گے ارشاد ہوگا تم نے دنیا میں لوگوں کی غیبتیں کیں اس واسطے وہ نیکیاں تمھاری کتاب سے مٹا کر جس جس کی تم نے غیبت کی تھی انکے اعمال نامے میں درج کر دی گئی ہیں۔ غیبت کی وجہ سے نیکیاں قبول نہیں ہوتیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آگ سوکھی چیز میں اتنی جلدی اثر نہیں کرتی جتنی جلدی بندے کی نیکیوں میں غیبت کا اثر ہوتا ہے اگر سوکھی لکڑی پر آگ ڈالو تو اس میں کتنی جلدی آگ لگ جاتی ہے لیکن غیبت کا اثر نیکیوں میں اس سے بھی زیادہ جلدی ہوتا ہے۔جب کسی نے غیبت کی تو اس کی نیکیوں میں فتور پڑ جاتی ہے،عبادت قبول نہیں ہوتی۔

غیبت کی وجہ سے میدان حشر میں اس شخص کو شدید عذاب ہوگا۔اس لئے غیبت کے نقصانات سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ احتیاط سے گفتگو کی جائے اور ایسی باتوں سے پرہیز کیا جائے جس سے غیبت کا کوئی پہلو نکلتا ہو۔اس کے ساتھ ساتھ ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے بھی پرہیز کرے جو غیبت کی عادت میں مبتلا ہوں تاکہ اپنی نیکیوں کو دوسرے کے اعمال نامے میں لکھوانے سے بچا جاسکے۔(35)

خلاصۃ البحث:

روحانی اور اخلاقی بیماریاں انسان کی باطنی شخصیت کے بگاڑ کا سبب بنتی ہیں۔آج ہم اپنے مادی جسم کو سنوارنے پر بہت زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ظاہری چمک دمک کو ہی کامیابی کا معیار سمجھا جاتا ہے جبکہ ایک مومن کی حقیقی کامیابی قلب و روح کو سنوارنے میں مضمر ہے۔ نفاق کے مرض کی وجہ سے نہ صرف گھریلو نظام بری طرح متاثر ہوا ہے بلکہ معاشرہ بھی انتشار کا شکار ہے۔نچلے طبقے سے لے کر حکمران طبقے تک اس اخلاقی بیماری کی جڑیں سرایت کر چکی ہیں۔انسانوں کے عام رویے میں بھی اس نے بگاڑ پیدا کیا ہے۔مال و دولت اور دنیا پرستی کی ہوس نے انسانیت کی حقیقی اقدار کو پامال کر دیا ہے۔تکبر کے مرض نے حضرت انسان کو ابدی انجام سے بے خبر کر رکھا ہے۔حسد کے باعث انسان اپنی حاصل کردہ نعمتوں پر شاکر نہیں رہا۔بخل کی وجہ سے دوسروں کو انکے حقوق سے محروم کیا جارہا ہے۔سخاوت،غم خواری اور دریادلی ناپید ہوتی جارہی ہے۔جھوٹ جو کہ ایک مومن اور اچھے انسان کی شان کے خلاف ہے وہ اس قدر عام ہو چکا ہے کہ لوگ اسے برائی بھی خیال نہیں کرتے۔غیبت عورتوں کا پسندیدہ مشغلہ بن چکی ہے۔غرض ان اخلاقی امراض نے انسان کی باطنی شخصیت کو بری طرح مسخ کر دیا ہے۔

References

1) سورۃ النساء،آیۃ:145۔
2) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، صحیح بخاری،کتاب الایمان،باب الخوف المومن،حدیث:36،دار البشائر الاسلامیہ،بیروت،1989۔
3) قاسمی حبیب اللہ،لیکچر کا مضمون:نفاق ایک خطرناک بیماری،9نومبر2017۔
4) یونس،آیۃ:7،8۔
5) امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، صحیح مسلم،کتاب الزھد والرقائق،باب ماجاءان الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر،حدیث:7417۔
6) امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ،مکاشفۃ القلوب:151،توصیف پبلی کیشنز،مکتبہ اسلامیہ،اردو بازار لاہور،2006۔
7) امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ،کیمیائے سعادت،:412مکتبہ رحمانیہ،اردو بازار لاہور۔
8) سورۃ النحل،آیۃ:23۔
9) سورۃ الغافر،آیۃ:35۔
10) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ،سنن ترمذی ابواب البر والصلۃ،2025۔
11) امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، صحیح مسلم،کتاب الایمان،باب تحریم الکبر وبیانہ،حدیث:167،مکتبہ مصطفیٰ البانی الحلبی،مصر،1975۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

12) سورۃالنساء، آیۃ:54۔

13) امام داؤدرحمۃ اللہ علیہ، سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الحسد،، حدیث:4903، مکتبۃ العصریہ، البیروت۔

14) Al.Quran, Surah Al. Nahl: 71

15) Maryam Hedayat, Islam morality, Jelousy detroys happiness of life,(15.4.2014)

16) امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ، کیمیائے سعادت:405، مکتبہ رحمانیہ، اردوبازار لاہور۔

17) کارنیگی، موضوع:غصے کے نقصانات (اسپیشل فیچر)، روزنامہ دنیا،،15مارچ،2018۔

18) امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ، احیاء العلوم:204، دار الاشاعت، کراچی پاکستان۔

19) متقی الہندی، کنزالعمال، کتاب الاخلاق، حدیث:7709۔

20) احمد بن محمد الھیثمی، الزواجر عن اقتراف الکبائر118 ۔

21) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، صحیح بخاری: کتاب الایمان، باب: المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، حدیث:6484۔

22) ڈاکٹر محمد امین، ترک رزائل:69، پورب اکادمی اسلام آباد، 2005 ۔

23) امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم۔

24) امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ، سنن نسائی، کتاب الجہاد، باب فضل من عمل فی سبیل اللہ علی قدمہ۔

25) سورۃ سباء، آیۃ39۔

26) سروری قادری، صابر، بخل اور اسراف کی مذمت، ماہنامہ سلطان الفقر لاہور، 30اپریل2022۔

27) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، صحیح بخاری، کتاب النفقات، باب فضل النفقۃ علی الاھل، حدیث:2047۔

28) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، صحیح بخاری، کتاب الھبۃ وفضلھا، باب ھبۃ المراءۃ بغیر زوجھا وعتقھا، حدیث:1 245۔

29) قدسیہ ملک (کالم نگار)، لالچ اور اس کے مضمرات، جسارت سنڈے میگزین، 19مئی2019۔

30) سورۃ المومن، آیۃ28۔

31) امام ابوداؤد، سنن ابی داؤد شریف، کتاب الادب، باب فی المعارض،، حدیث:4971۔

32) امام ترمذی، سنن ترمذی، کتاب البر واصلۃ، باب ماجاء فی المراء، حدیث:2000۔

33) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، صحیح بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ: یایھا الذین امنوا تقوا اللہ وکونو مع الصدقین، حدیث:6094۔

34) سورۃ الھمزۃ، آیۃ:1۔

35) نبیلہ اکبر (کالم نگار)، مضمون: غیبت اور اس کے نقصانات، مکالمہ (اخبار)، 24مارچ2020۔